مطبوعات

اسلام اور موسیقی تالیف: حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ - شرح و تحقیق محمد عبدالمعزؒ، استاذ و رفیق شعبۂ تصنیف و تالیف دارالعلوم کراچی - ناشر: مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴ - ضخامت سوا چار صد صفحات سفید کاغذ، مجلد، قیمت: ۴۵/- روپے۔

ہمارے معاشرے پر مغربی تہذیب کی یلغار سے جو مباحث پیدا ہوئے ان میں سے ایک موسیقی ہے۔ درس گاہوں سے لے کر ٹیلی وژن تک اور شادیوں کے شادیانوں سے لے کر ثقافتی مظاہرات تک مختلف ادارے موسیقی کا طوفان اٹھانے میں لگے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ عوام کی اکثریت عملاً موسیقی سے لطف اندوز ہوتی ہی ہے، خواص میں سے بھی ملحد اور سیکولر طبقوں، مغرب سے مرعوب ذہنوں، بعض مذہبی مکاتبِ فتنہ کے علمبرداروں اور ایمان و علم کے کمزور عالموں کی طرف سے بھی کہا جاتا ہے کہ اسلام میں موسیقی اور غنا بالمزامیر و دیگر متعلقات سب جائز ہیں۔ حالانکہ دینِ برحق کا مقام یہ نہیں کہ حجبت بازیاں کر کے اس سے من مانے فیصلے حاصل کیے جائیں۔ یہ میدان تحقیق کا ہے۔

تحقیق کے لحاظ سے مفتی صاحب کی یہ مشرح کتاب بڑا معیاری مقام رکھتی ہے۔ تمام متعلقہ نصوص کو اس میں زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ ان اوراق میں ایک اچھا ذخیرہ علم جمع ہو گیا ہے۔ یہ تحقیقی کتاب موسیقی کے سماجی، معاشرتی اور اخلاقی نتائج بد کو واضح کرتی ہے اور پڑھنے والے کو اس فیصلے پر پہنچاتی ہے کہ:-

"اگر اس کو حلال قرار دیا جائے تو پورے اسلامی طرزِ زندگی کی چولیں ہل جائیں، کیونکہ یہ اسلام کے تمام شعبہ ہائے زندگی کی تعلیمات کے خلاف ہے۔"

"عمل اکابر" کے زیرِ عنوان بتایا گیا ہے کہ تمام ائمہ و بزرگانِ اُمت میں اس مسئلے پر اجماع رہا ہے،

سلف میں صرف تین شخصیتوں نے اختلاف کیا :- (۱) علامہ ابن حزم (۲) علامہ محمد بن طاہر مقدسی (ان کی کتاب السماع ہی علمبرداران موسیقی کا اسلحہ خانہ ہے) (۳) ابوالفرج اصفہانی (مؤلف کتاب الاغانی) طالب علم کو چاہیے کہ پیش نظر کتاب میں ان کے متعلق جو نوٹ لکھے گئے ہیں، انہیں بغور پڑھے۔

آخر میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ موسیقی کی صوتی لہروں پر سوار تعیش پسندی، جنسیت پرستی اور فحاشی کی جو بلائیں ہمارے گھروں میں گھس رہی ہیں وہ بڑوں کے احترام، شرافت کی قدروں، نگاہوں کی حیا، ضمیروں کی عفت، غریبوں کی ہمدردی، ملت کے لیے قربانی اور دین کی سرفرازی کے جذبے کو بُری طرح تباہ کر رہی ہیں۔ آج موسیقار اور ایکٹر شہرت و اعزاز کے بلند مقام پر آگئے ہیں اور ان اکرمکم عند اللہ اتقکم کا اصول نگاہوں سے بالکل اوجھل ہو گیا ہے۔

ساری کتاب پڑھ کر میرے سامنے یہ سوال غور طلب باقی رہ گیا ہے کہ آیا معاملہ صرف منصوص یا معقول دلائل کا ہے کہ وہ اگر فراہم کر دیے جائیں تو کوئی موسیقی پرست اپنی روش بدل لے گا۔ میرا خیال یہ ہے کہ اصل کمی دوسری ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم لوگ دین پر ایمان رکھتے ہوئے ایمان کے تقاضوں سے غافل ہیں اور مسلمان ہوتے ہوئے یہ نہیں جانتے کہ مسلمان کیا ہوتا ہے۔ مسلمان ہونے کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص پر جب یہ واضح ہو جائے کہ خدا کی کتاب یا رسولؐ کی سنّت فلاں امر کا تقاضا کرتی ہے تو وہ فوراً اس کی تکمیل پر متوجہ ہو جائے اور اگر اسے یہ معلوم ہو جائے کہ اسلام نے فلاں چیز کو حرام یا ممنوع ٹھہرایا ہے یا کوئی چیز اس کے مجموعی ڈھانچے کو نقصان پہنچائے بغیر ہماری زندگیوں میں نصب نہیں ہو سکتی تو وہ اس سے فوراً کنارہ کش ہو جائے۔ ورنہ اگر قاتل، چور، راشی، خیانت کار، تشدد پسند، جیب تراش، سمگلر، شرابی، سود خوار، قمار باز، زانی، مغوی، نشہ باز کی طرح کوئی شخص رقص یا موسیقی یا کسی اور بلا کو لازمہ حیات بنائے رکھنے پر بضد ہو تو اسے نہ خدا کی کتاب روک سکتی ہے، نہ رسولؐ کی حکمت۔

اس فاضلانہ کتاب سے فائدہ صرف ان لوگوں کو پہنچ سکتا ہے جو خدا و رسولؐ سے وفاداری رکھتے ہوں۔ یہ وفاداری نہ ہو تو کٹ حجتیوں کی بازی گاہ بڑی وسیع ہے۔

ہم اس کتاب کی تیاری و اشاعت پر مکتبہ دارالعلوم کراچی کو مبارکباد کہتے ہیں۔